صرف امامی اسماعیلیوں کے لئے

حضرت امام سلطان محمد شاہ کے

پاک
فرمان مبارک
رُوحَانِی راز

مرتبہ : جناب محمد علی ابراہیم نانجی "ابھیاسی"

اسماعیلیہ ایسوسی ایشن کے توسط سے گجراتی میں شائع شدہ "روحانی راز" کا اردو ترجمہ

A

پیش لفظ

ست گر کہہ رے دھرم تو ساچو ایمان نو
ایمان ساچو جاڑں
جے ایمان لاوَشے فرمان شوں
تے داس امارا جاڑں

ہمارے مذہب کا بنیادی اصول امام کے فرامین ہیں۔ فرمان کے ذریعے ہمیں ہمارے مذہب کا گہرا علم جاننے ملتا ہے نیز فرمان کے ذریعے ہی زندگی گزارنے کا آسان راستہ سمجھ میں آتا ہے۔

فرمان مبارک میں حقیقت اور معرفت کے جواہرات چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ حقیقتی مومنین ان انمول موتیوں کو

قبول کرلیتے ہیں۔

"روحانی راز" میں حضرت امام آقا سلطان محمد شاہ کے انمول موتیوں کو سمالیا گیا ہے۔ یہ موتی خصوصاً "مومن" اور "روح" کے متعلق ہے۔ ان فرامین کے مرتبہ جناب محمد علی ابراہیم نانجی "ابھیاسی" کو اس کام کے لئے لی گئی زحمت کے لئے اور وہ اور ان کے کئی ساتھیوں کی ہمارے پاک مذہب اور دین بھائیوں کے لئے نیک جذبات، جس کے ذریعے اس کتاب کی اشاعت ہو رہی ہے، اس کے لئے ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب واعظین، طلبہ اور کئی دلچسپی لینے والے مومنین کے لئے مشعل راہ ہوگی۔

شائع کردہ

نور الٰہی اوّل تھا،
سو آخر جگ میں پایا ظہور،
اسی دین کے تابع ہووے،
اس میں روشن ہووے رب کا نور،
ختم کیا اس کلام کوں،
سب ظاہر کہے سنایا،
سو پڑھو، سیکھو اور سنو، سناؤ،
یوں مولا نے حکم فرمایا

(کلامِ مولا)

مرتبہ علم کیرا،
سب ہنر اوپر ہے اعلیٰ،
کہ علم سے تو رب پہچانا،
جنہیں اپنا دل اجالا،
اور ہنر کمائی سب فنا ہووے،
پہچان خدا کی رہے وے باقی،
یہ سنو، سمجھو، یادج راکھو،
فرمایا کوثرِ ساقی

(کلامِ مولا)

فرمان مبارک

☆ مومن ☆

حضرت امام آقا سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ :

جب ہم فرمان کے لئے منہ کھولتے ہیں تب موتیوں کے ڈھیر دیتے ہیں لیکن پرکھنے والا مومن ہو وہی ان موتیوں کی قیمت سمجھ سکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسے کیا چیز ملی ہے۔

(راجکوٹ ۱۹۰۳ء - ۱۰ - ۲۱)

تم پر واجب ہے کہ ہم جو فرامین فرماتے ہیں ان کے

مطابق عمل کرو۔ مومن کا یہی دین ہے۔

مومن ہیں وہ حاضر امام کے فرامین قبول کرے اور حاضر امام جو حکم فرمائیں انئے سر آنکھوں پر رکھے۔

(جام نگر ۱۹۰۰ء - ۴ - ۱۴)

حقیقتی مومنین کو ہمارے فرامین پر مستقیم رہنا چاہیئے۔

حقیقتی مومن کو اگر فرمان ہو کہ چھ ماہ یا ایک سال تک دست بوشی نہ کرے تو فرمان قبول کرکے دست بوشی کا خیال بھی نہ کرے۔ جب دوبارہ حکم ہو تب اسے حاضر رہنا چاہیئے۔

جو ہمارے فرامین پر عمل کرتے ہیں وہ ہی حقیقتی مومن ہیں۔

حقیقتی مومنین کو ہمارے فرامین کے مطابق چلنا چاہیے۔ جس طرح ایک قلی اپنی مرضی کے مطابق تھوڑی دیر سڑک پر چلتا ہے اور تھوڑی دیر نیچے چلتا ہے اس طرح اپنی مرضی کے مطابق چلنا حقیقتی مومن کا راستہ نہیں ہے۔

حقیقتی مومنین کو ہمیشہ فرمان پر نگاہ رکھنی چاہیے۔

(پونا ۱۹۰۵ء - ۹ - ۱۵)

مومن پر واجب نہیں کہ جو اپنی نگاہ (مرضی) میں آئے ایسا کرے۔

(نیروبی ۱۹۰۵ء - ۱۰ - ۴)

تم مومن ہو لیکن تھوڑی خامی (کوتاہی) ہو، تو

کام نہیں آئے گا۔

(زنجبار ۱۸۹۹ء - ۸ - ۲۰)

جو مومن پیسے لے کر اپنی بیٹی کی شادی کرواتا ہے یا تبادلے کی بنیاد پر رشتہ باندھتا ہے وہ کبھی بھی جنت میں نہیں جائے گا اور وہ بڑا گناہ گار ہے۔

. مومن کے بچے کوئی غلام نہیں ہیں۔ غلام ہو انسے بھی فروخت کرنا گناہ ہے' جب کہ مومن کے بچے تو حقیقتاً میرے ہی بچے ہیں۔

(نیرو بی ۱۹۰۵ء - ۱۰ - ۴)

ہمارا دل ہمیشہ مومن کے قریب ہے۔ انسان کے جسم کے رونگٹے ہیں ان سے بھی قریب ہم تمہارے دل میں بیٹھے ہیں۔

مومن ہے وہ تلوار یا کسی دوسرے ہتھیار یا موت سے نہیں ڈرتا۔ موت تو مومن کے لئے خوشی کا دن ہے۔

ماضی میں جو مومنین ہوگئے ہیں، انہوں نے تلوار کے وار برداشت کئے۔ انہوں نے اپنے اوپر کئی مصیبتیں اور مشقتیں برداشت کیں، پھر بھی وہ ڈرتے نہیں تھے۔

(زنجبار ۱۹۰۵ء - ۹ - ۱۷)

مومن پر واجب ہے کہ جماعت اور امام کی خدمت صحیح طور پر انجام دے۔

(منجوڑی ۱۹۰۳ء - ۱۱ - ۵)

مومن ہماری اولاد ہیں۔ تم ہمارے فرزندوں

کی خدمت کرتے ہو' اس وقت گویا ہماری اپنی ہی خدمت کرتے ہو۔

(مومباسا ۱۹۰۵ء - ۱۱ - ۱۲)

جو ہمارے مومن کی خدمت کرتا ہے وہ ہماری خدمت کرتا ہے۔

(راجکوٹ ۱۹۱۰ء - ۲ - ۲۰)

مومن پر لازم اور واجب ہے کہ مغرب کے وقت ہمیشہ دعا پڑھنے کے لئے حاضر رہے۔

(زنجبار ۱۸۹۹ء - ۹ - ۱۱)

ایک مومن شخص ایسا خیال کرے کہ میں آج جماعت خانہ میں نہیں جاؤں گا بلکہ کل جاؤں گا۔ پھر جب کل ہو تب ایسا خیال کرے کہ اب آج تو نہیں کل جاؤں

گا۔ اس طرح اگر وہ سستی کرے گا تو سستی کرنے کی اسے عادت ہو جائے گی اور رفتہ رفتہ اس کا ایمان کم ہو جائے گا' اس طرح آخر اس کا پورا ایمان چلا جائے گا۔

ایسی سستی مومن کو ہوئی اس کی کیا وجہ؟ وجہ یہ ہے کہ شیطان اس کے پیچھے لگا ہوا ہوتا ہے۔

(نیروبی ۱۹۰۵ - ۱۰ - ۴)

جس طرح انسان اپنی دولت کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح مومن اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔

(زنجبار ۱۸۹۹ء - ۷ - ۴)

مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ دنیا میں برے کام نہ کرے۔

(جام نگر ۱۹۰۰ء - ۴ - ۱۴)

مومن کو گناہ سے دور بھاگنا چاہئے۔ جس طرح لوگ بیماری سے دور بھاگتے ہیں اسی طرح مومن گناہوں سے دور بھاگ جائے گا۔

(زنجبار ۱۸۹۹ء - ۹ - ۹)

جو انسان مومن ہے اس کے تمام کام صاف ہونے چاہئے۔ مومن کا خیال، سوچ اور باطن سب صاف ہونے چاہئے۔ مومن کو تمام باتوں کا خیال ہونا چاہئے۔

مومن کی تجارت ہے وہ بھی مومن کی عبادت ہے۔

مومن رات کو سوتا ہے اس وقت ایسا خیال کرتا ہے کہ میں صبح جلدی بیدار ہو کر اچھے کام کروں گا۔

مومن جب ایسے اچھے خیالات کرکے سوتا ہے تب اس کا سونا بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔

(زنجبار ۱۸۹۹ء - ۹ - ۱۳)

جو مومن ہے وہ ایسی خواہش رکھے کہ اصل مقام پر پہنچے۔

(زنجبار ۱۸۹۹ء - ۹ - ۱۴)

تم مومن ہو تو خداوند تعالیٰ کے عاشق بنو۔

(زنجبار ۱۸۹۹ء - ۹ - ۱۱)

مومن کی خواہش آگے بڑھنے کی ہوتی ہے۔

(منجیوڑی ۱۹۰۳ء - ۱۱ - ۵)

مومن پر واجب ہے کہ دعا کے وقت جماعت خانے میں حاضر رہے۔

(بکھ مندرا ۱۹۰۳ء - ۱۱ - ۱۶)

مومن اور مرشد میں کوئی جدائی نہیں۔

(زنجبار ۱۹۰۵ء - ۸ - ۱۸)

مومن کے لئے غریب یا امیر کوئی بڑھ کر نہیں، دونوں یکساں ہیں۔

ہم تمہیں راہ دکھاتے ہیں۔ راستے میں پتھر پڑے ہوں تو انہیں ہٹا کر راستہ صاف کر کے دیتے ہیں۔ اب اس پر چلنا یا نہ چلنا وہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔

مومنین کے درمیان ہمیشہ یکدلی اور اتحاد رکھنا چاہئے۔

(زنجبار ۱۸۹۹ء - ۹ - ۱۶)

مومن فرشتہ جیسا بنے۔ تم مومنین اس

طرح چلو کہ ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچے۔
نیک عورت وہ ہے جس کے اعمال اچھے ہوں۔ اس کے اعمال مومن جیسے اچھے ہوں۔
مومن کے منہ سے لعنت یا برے الفاظ نہیں نکلنے چاہئے۔ مومن کا منہ باغیچے کی مثال ہے۔
(دارالسلام ۱۸۹۹ء - ۹ - ۲۸)
مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ کبھی بھی بے فائدہ اور ناجائز باتیں نہیں کرتا۔ دینی یا دینوی کوئی بھی فائدہ ہو تب ہی وہ بات کرتا ہے' بے مقصد اور فضول بک بک نہیں کرتا۔
(بمبئی ۱۹۰۸ء - ۱ - ۹)
مومن کے لئے پہلا کام یہ ہے کہ حیوان کی

حالت چھوڑ دے۔ کسی پرائے کا مال کھا جانا مومن
کے لئے واجب نہیں۔

(جام نگر ۱۹۰۰ء - ۴ - ۴)

آتش کے گروز سے ڈر کر خوف کی وجہ سے عبادت بندگی کرے وہ مومن نہیں' لیکن حقیقی ڈر یہ ہے کہ خدا کے دیدار سے دور نہ ہو جاؤں' اس سے ڈرنا چاہئے۔

مومن انسان اچھا لباس پہنتا ہے' وہ اگر چھوٹا گناہ کرے پھر بھی اس کو وہ گناہ بڑا محسوس ہوتا ہے۔

(دارالسلام ۱۸۹۹ء - ۹ - ۲۹)

مومن پر واجب ہے کہ وہ اپنا بہت بہت خیال رکھے۔

تم میں بہت سے لوگ مومن ہیں۔ تم پر واجب

ہے کہ اپنا دل پاک رکھو۔

(جام نگر ۱۹۰۰ء - ۴ - ۶)

مومن ہے وہ فکر رکھے اور دل میں جانچے۔

(جام نگر ۱۹۰۰ء - ۴ - ۱۴)

مومن اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بے دین لوگوں سے دور رکھتا ہے۔

(وڈھواڑں کیمپ ۱۹۰۳ء - ۱۰ - ۱۹)

حقیقی مومنین صرف ماہ رمضان ہی میں روزے نہیں رکھتے بلکہ ان کے لئے تو تین سو ساٹھ دن روزے ہوتے ہیں۔

مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک ہی مرتبہ (دفعہ) میں خوش نہیں ہو جاتا۔

مومن کی نگاہ ہمیشہ بلندی پر جانے کی ہوتی ہے۔
مومن کا خیال ایسا ہوتا ہے کہ میں فرشتہ بن جاؤں۔

(راجکوٹ ۱۹۰۳ء - ۱۰ - ۲۱)

نااتفاقی رکھنا مومن کا کام نہیں ہے۔ کسی سے دشمنی رکھنا مومن کے لئے واجب نہیں۔

(راجکوٹ ۱۹۱۰ء - ۲ - ۲۰)

تم مومن ہو۔ تم پر واجب ہے کہ کسی سے دشمنی نہ رکھو۔

(زنجیبار ۱۹۰۵ء - ۹ - ۱۷)

حقیقی مومن خدا کو پہچانے تو خدا اس کے قریب ہوتا ہے۔
حقیقی مومن ہر جگہ خدا کو دیکھتا ہے۔

حقیقتی مومن کے دل میں خداوند تعالیٰ جلوہ افروز ہے۔

خداوند تعالیٰ کو دیکھتے ہوئے مومن بدکام نہیں کرسکتا۔

مومن سمجھتا ہے کہ خداوند تعالیٰ دیکھ رہا ہے' تب خداوند تعالیٰ کے دیکھتے ہوئے مومن بدکام کس طرح کرسکے؟ خداوند تعالیٰ دیکھتا ہے' تب اس کے دیکھتے ہوئے مومن بے ادب کس طرح ہوسکے؟ وہ نیک کام ہی کرے گا۔ بدکام نہیں کرے گا۔

(زنجبار ۱۸۹۹ء - ۹ - ۷)

تم مومن ہو لہٰذا اپنی دینی بہنوں پر بدنظری بالکل نہیں کرنا۔

(دارالسلام ۱۸۹۹ء - ۹ - ۲۷)

غلطی سے مال واجبات کھالیا گیا ہو تو وہ چھانٹے ڈلوانے سے معاف ہو سکتا ہے۔ لیکن مومن کے گناہ کرو گے تو معاف نہیں ہوں گے۔

جو مومن ہوگا وہ مستانہ شیر جیسا ہوگا۔ اسے کوئی خوف نہیں۔

ایسا مومن فوت ہوجائے تو اسے کوئی بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ جوں ہی اس دنیا سے آزاد ہوگا' اطمینان سے چلا جائے گا۔

حقیقتی مومن کے لئے دنیا میں فائدہ نہیں ہے۔ دنیا میں خوشی نہیں ہے۔ ہم خود دنیا میں ہیں تو سمجھتے ہیں کہ دنیا قید خانہ ہے۔

مومن کے لئے دنیا میں کچھ بھی نہیں ہے۔
مومن سمجھدار اور عقل مند ہو تو اس کے لئے

دنیا جہنم ہے۔
مومن عقل مند ہوگا اور غور کرے گا تو اسے

دنیا جہنم جیسی لگے گی۔
مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ سمجھے کہ میں خداوند

تعالیٰ کے قریب ہو جاؤں اور خداوند کو قریب لاؤں۔
مومن پر واجب ہے کہ قید خانے میں سے روح

کو نکال کر اچھی جگہ پر رکھے۔
مومن کا خیال ایسا ہونا چاہئے کہ قید خانے میں

سے نکل جائیں تو بہتر ہے۔

(زنجبار ۱۸۹۹ء - ۸ - ۳۱)

اس دنیا میں کوئی مومن غریب ہو تو اسے تسلی دو۔

مومن کو دنیا میں کوئی بھی نقصان ہوتا ہے اس کا اسے دکھ نہیں ہوتا۔

دنیا میں مومن کو نقصان ہو پھر بھی غم نہ کرے۔ دین پر اعتقاد اور ایمان کی یہ ہی نشانی ہے۔

(جام نگر ۱۹۰۰ء - ۴ - ۱۴)

تم کہتے ہو کہ ہم مومن ہیں، تب ہم پوچھتے ہیں کہ حیوان کی نسبت کون سا ہنر تمہارے میں زیادہ ہے؟

(وڈھواڑں کیمپ ۱۹۰۳ء - ۱۰ - ۱۸)

ایک گھنٹہ خیال کرنا کہ روح کیا ہے؟ اس طرح کی عادت ہو تب مومن بنے۔ ایسے ایسے خیال کرو گے

تب ہی مومن کی خوبیاں اور دین کا پتہ چلے گا۔

(دارالسلام ۱۸۹۹ء - ۹ - ۲۷)

تم مومن روحانی لشکر ہو۔ جو مومن شخص ہے اس کی صحبت میں بیٹھتے رہنا۔

(راجکوٹ ۱۹۰۳ء - ۱۰ - ۲۳)

حقیقتی مومن کی دوستی کرو گے تو فائدہ ہوگا۔

(منجیوڑی ۱۹۰۳ء - ۱۱ - ۵)

جو مومن یہ دنیا چھوڑ جاتا ہے اس کے لئے یہ دنیا تنگ جگہ ہے۔

مومن یہ تنگ جگہ چھوڑ کر بڑی کشادہ جگہ پہ جانا چاہتا ہے۔

(منجیوڑی ۱۹۰۳ء - ۱۱ - ۳)

جو انسان مومن ہے اس کا راستہ صاف ہے۔
مومن کی خواہش فرشتہ بننے کی ہوتی ہے۔

(منجیوڑی ۱۹۰۳ء - ۱۱ - ۵)

تم سب مومنین ہو' تم دل سے یقین کرو کہ ہم ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔

(پچھ مندرا ۱۹۰۳ء - ۱۱ - ۲۱)

اس دنیا میں دو قسم کے مومن ہیں۔ جس میں ایک جسم کے مومن ہیں اور دوسرے روح کے ہیں۔ جو جسم کے مومن ہیں' وہ یہاں پر ہی خوش ہوتے ہیں اور اس دنیا ہی میں رہنے میں خوش ہیں۔ وہ بلآخر زمین ہی میں جاتے ہیں۔ یہ بڑائی کے مومن ہیں' ان کی جگہ زمین ہی میں ہوتی ہے۔

دوسرے جو روح کے مومن ہیں' وہ ایسے ہوتے ہیں کہ دین کے کام میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے رہتے ہیں۔ وہ رکتے نہیں' وہ مومنین مسلسل آگے بڑھتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بہشت سے بھی اوپر جائیں گے۔

(کچھ بھد ریسر ۱۹۰۳ء - ۱۱ - ۲۳)

حقیقی مومن دل میں خیال کرتا ہے۔

(زنجبار ۱۸۹۹ - ۹ - ۱۱)

مومن کا دل ہے وہ خداوند تعالیٰ کا گھر ہے۔

(زنجبار ۱۹۰۵ء - ۸ - ۱۵)

مومن کے دل کی خوبی ایسی ہے کہ ہم اس کے دل میں رہتے ہیں۔

(سیدھ پور ۱۹۰۳ء - ۱۰ - ۱۶)

مومن کا دل امام کے رہنے کا بنگلہ ہے۔

(بمبئی ۱۹۰۸ء - ۴ - ۴)

مومن کے دل میں فتنہ نہیں ہوتا۔

(زنجیبار ۱۹۰۵ء - ۸ - ۱۵)

ہمارے مومن ہمیں اپنے بال سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔

(راجکوٹ ۱۹۱۰ء - ۲ - ۲۰)

جو انسان حقیقتی مومن ہے وہ نیک اعمال کرتا ہے۔

تم ہمیں ظاہر میں مہمانیاں کرتے ہو، اسی طرح ہمارے مومن ہمیں باطن میں دن رات مہمانیاں

کرتے ہیں۔

(پونا ۱۹۰۶ء - ۲ - ۱۸)

دیکھ! ایسا سمندر ہے' اس میں پہاڑ اور بڑے بڑے حیوانات ہیں۔ ان تمام سے گزر کر ہم یہاں آئے ہیں تو وہ کسی اور چیز کے لئے نہیں بلکہ خاص ہمارے مومنین کے لئے آئے ہیں۔

مومنین کے دل میں ہماری جگہ ہے اور تم ہمارے دل کے قریب ہو۔

(مومباسا ۱۹۰۵ء - ۸ - ۱۴)

ظاہراً ہم تمہارے پاس سے جاتے ہیں لیکن ہماری محبت' دل اور روح موممن کے ساتھ ہی ہیں اور تمہارے ساتھ ہی رہے گی' یعنی جماعت خانے میں رہے

گی۔ ہمارا روح اور محبت مومن کے دل کے قریب ہیں۔

(نیروبی ۱۹۰۵ء - ۱۰ - ۳۱)

شیطان دن رات تمہارے پاس تیار ہی بیٹھا ہے۔ صرف حقیقتی مومن ہی اس کے فریب سے بچتا ہے۔

حقیقتی مومن دن رات ایسا خیال کرتا ہے کہ میرے اعمال پاک رہیں تو اچھا اور شیطان مجھے فریب نہ دے تو اچھا۔ حقیقتی مومن اس طرح شیطان سے ڈرتا رہتا ہے۔ وہ شیطان کو اپنا دشمن سمجھتا ہے۔

زبان پاک رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ کبھی بھی کسی مومن یا کسی دوسرے کی غیبت یا بدگوئی نہیں کرنی

چاہئے۔ اس طرح اپنی زبان پاک رکھو۔ اگر کسی مومن میں کسی قسم کے عیب کا پتہ چلے تو اس کا انصاف کرتے ہوئے اپنی زبان سے اس کا عیب ظاہر نہ کرنا۔

کسی بھی شخص یا مومن کا انصاف کرنا وہ تمہارا کام نہیں ہے۔

خداوند تعالیٰ بھی انسان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے۔ چنانچہ تمہیں بھی اپنی زبان سے کسی کا عیب ظاہر نہیں کرنا چاہئے۔ اس طرح اپنی زبان پاک رکھو۔

اس دنیا نما سمندر میں سے ساتویں آسمان کی خشک زمین پر پہنچنے کے لئے راستے میں جو سڑک ہے اس پر شیطان کئی قسم کی بارش برساتا ہے۔ فتنہ، دشمنی، جھوٹ

بولنا وغیرہ ہزاروں قسم کی بارش راستے پر برساتا ہے اور مومن کو خشک زمین پر پہنچنے نہیں دیتا۔

اگر کسی مومن کی ایسی خواہش ہو کہ دن رات خدا کو خوش کروں اور شیطان کا تابعدار نہ بنوں تو اس کا اولین فرض یہ ہے کہ جو مومن ہو اس کا دل خوش کرے۔

ایک شخص کا ایمان خواہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو پھر بھی اگر وہ کسی مومن کو دکھ دے گا تو وہ ہمیں دکھ دینے کے برابر ہو گا۔

مومن کو پہنچایا ہوا دکھ ہمارے کلیجے میں تیر کی طرح ہمیں لگتا ہے۔

ہمارے پاک مومن کو ہم اپنی آنکھوں میں

رکھتے ہیں۔ ایسے مومن کو اگر کوئی دکھ پہنچائے گا تو اس نے گویا ہماری آنکھوں کو دکھ پہنچایا۔ لہٰذا اگر کسی مومن کو دکھ پہنچاؤ گے تو ایسا سمجھنا کہ وہ دکھ تم نے ہم ہی کو پہنچایا۔

اگر تم نے کسی کی غیبت کی ہو تو فوراً اس کے روبرو جا کر اپنے گناہ کا اقرار کرنا اور اس کی معافی کے لئے التجا کرنا۔ مومن کی پہچان یہی ہے۔ ایسا کرنے سے وہ ضرور معاف کرے گا۔

(نیروبی ۱۹۰۵ء - ۱۰ - ٦)

انسان پر جو دکھ آتے ہیں وہ مومن کو سکھ نما لگتے ہیں۔ انسان کو بیماری، برص، جذام وغیرہ امراض لاحق ہوتے ہیں لیکن مومن اس کا اندیشہ نہیں رکھتا

اور ناخوش نہیں ہوتا۔

مومن کو اگر جذام کا مرض لاحق ہو پھر بھی اس کا دل نورانی اور دریا کے پانی کی مانند سفید ہوتا ہے۔ اس پر خواہ کتنے ہی دکھ آن پڑیں پھر بھی وہ اسے دل پر نہیں لاتا۔

(موصباسا ۱۹۰۵ء - ۸ - ۱۴)

جو مومن ہے وہ کسی بھی بیماری یا اور کوئی بات سے نہیں ڈرتا۔

مومن کو خوشی یا ناخوشی کیوں ہونی چاہئے؟ مومن جب فوت ہوجاتا ہے تب وہ خداوند تعالیٰ کے حضور میں پہنچتا ہے۔

جو مومن ہے وہ دین پر مضبوط ہو کر چلے۔ یہ

نشانی مومن کی ہے۔

(مومباسا ۱۹۰۵ء - ۱۱ - ۷)

دین پر عمل کرنا وہ دل کے اندر کا کام ہے۔
مومن اور مرشد کے درمیان ایک راستہ ہے۔
الحمد للہ اگر تمہارے دل میں محبت ہوگی تو بہت کچھ ہے۔
محبت سے سب کچھ ہے۔

(مومباسا ۱۹۰۵ء - ۱۱ - ۵)

ملک خراساں میں بھی ہمارے ست پنتھی (حقیقی دیندار) مومنین ہیں۔ دوسروں کو بے دین کرنے والے ملّا خود ہمارے دین میں آتے ہیں۔ ایسے عظیم کام خراساں کے مرید کیسے کرسکتے ہیں؟ خراساں کے مرید حقیقی مومنین ہیں۔ ان میں مکمل ایمان، حقیقی شناخت اور

مکمل ہمت ہے۔

(پچھ تا گلپور ۱۹۰۳ء - ۱۱ - ۲۸)

جس طرح یہ گرنار کا پہاڑ ہمیشہ ایک جگہ پر مستحکم ہو کر کھڑا ہے اسی طرح مومن کا ایمان بھی پہاڑ کی طرح ہونا چاہیئے۔

جس حقیقتی مومن کو ست پنتھ دین (حقیقی دین مذہب) کی سمجھ ہے وہ کبھی بھی شیطان کی بازی میں نہیں آئے گا۔

(منجیوڑی ۱۹۰۳ء - ۱۱ - ۲)

اگر دین کے کام کے لئے تم میں ہمت ہوگی تو تمہارے پاس لا محدود دولت ہے۔ سرکار کی (امام کی) خدمت انجام دینا یہ ہی مومن کی دولت ہے اور یہ

ای مومن کی صفت ہے۔

(بگھ ناگلپور ۱۹۰۳ء - ۱۱ - ۲۹)

جو جماعت خانہ تعمیر کرواتا ہے وہ بہت اچھا مومن ہے۔ ایسا نیک کام جو مومن کرتا ہے اسے ہم ہمیشہ دعا آسیس فرماتے ہیں۔

(زنجیبار ۱۹۰۵ء - ۸ - ۲۳)

جس طرح ہم یہاں اس وقت حاضر بیٹھے ہیں اسی طرح ہم مومن کے پاس ہیشہ حاضر ہیں۔

(زنجیبار ۱۹۰۵ء - ۹ - ۲)

ہمیں ایک ایک مومن یاد ہے۔

مومن کا دل ٹیلی گراف اور ٹیلیفون کی طرح ہے، جس کے ایک سرے پر مرشد اور دوسرے سرے پر

مومن ہے۔ جب تم ہمیں یاد کرتے ہو اسی وقت تم بھی ہمیں یاد آتے ہو۔

(زنجیبار ۱۹۰۵ء - ۹ - ۵)

تم پنجے بھائی ہمارے لشکر ہو' تم ہمیں بہت پیارے لگتے ہو اور ہم تمہیں اپنا عزیز سمجھتے ہیں۔

مومن ہماری اولاد ہے۔

(زنجیبار ۱۹۰۵ء - ۹ - ۴)

ہم تم مومنین کو' جو ہمارے مرید ہو' اپنی آنکھوں سے بھی زیادہ نزدیک سمجھتے ہیں۔

حالانکہ باطن میں ہم سب کچھ جانتے ہیں تاہم مومن پر واجب ہے کہ ہمیں ظاہر میں بھی اطلاع دے۔

(زنجیبار ۱۹۰۵ء - ۹ - ۱۴)

تم تو صرف عبادت بندگی کے وقت تین چار گھنٹے ہمارے میں خیال رکھتے ہوں گے لیکن ہم تو چوبیسوں گھنٹے مومن کے خیال میں رہتے ہیں۔

(پونا ۱۹۰۸ء - ۱ - ۱۲)

ہمارا دل ہمیشہ مومن کے قریب ہے۔ انسان کے جسم کے رونگٹے ہیں ان سے بھی قریب تمہارے دل میں ہم بیٹھے ہیں۔

جو مومن صداقت سے چلتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس کا دل چیتے اور شیر کی طرح بن جاتا ہے۔

تم مرشد کے حقیقی مومن ہو۔ تم تہیہ کرد اور روز بروز زیادہ نیک بنتے جاؤ۔

جو مومن ہے وہ فرشتے سے بھی بلند مقام پر جاسکتا ہے۔

(زنجبار۱۹۰۵ء - ۹ - ۱۷)

مومن بندگی کرتا ہے وہ دوزخ کے خوف یا جنت کی خواہش سے نہیں، بلکہ خدا کی محبت اور عشق سے کرتا ہے۔

مومن جوں جوں خداوند تعالیٰ پر زیادہ اور زیادہ محبت رکھتا ہے توں توں خداوند تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتا جاتا ہے، تب وہ خداوند تعالیٰ کو حاضر وناضر دیکھتا ہے۔

(زنجبار۱۸۹۹ء - ۹ - ۷)

مومن ہے وہ تلوار یا کسی اور ہتھیار یا موت

سے بھی نہیں ڈرتا۔ موت تو مومن کے لئے خوشی کا دن ہے۔

(زنجبار۱۹۰۵ء - ۹ - ۱۷)

جو مومن شخص ہے وہ موت سے بالکل نہیں ڈرتا۔

(زنجبار۱۸۹۹ء - ۹ - ۷)

مومن کے لئے دنیا قید خانہ ہے' مومن جب دنیا سے فوت ہوجاتا ہے تب قید خانے سے نکل کر باغیچے میں جاتا ہے۔ اس کے لئے دل گیر (غمزدہ) مت ہونا۔

(زنجبار۱۹۰۵ء - ۹ - ۲)

ہمارے فرامین پر چلتے ہیں وہ ہی ہمارے سچے

مومن ہیں۔

(راجکوٹ ۱۹۰۳ء - ۱۰ - ۲۳)

☆ ☆ ☆